[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 7.S.C.R

ازعدالت عظمی

سب انسپکٹر سدھان کمار گوسوامی اور دیگران

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

25 اکتوبر 1996

[کے رامسوامی اور ایس پی کردوکر، جسٹسز]

ملازمت قانون

خصوصی کام کی تنخواہ – استحقاق – عدالت عظمیٰ کی طرف سے مسترد کیا گیا- چاہے پہلے کے فیصلے کا فریق ہو یا نہ ہو، چاہے وہ گروپ اے، بی، سی یا ڈی کے افسران کا ہو – کوئی بھی اس کا حقدار نہیں ہے – فیصلے سب کو پابند کرتے ہیں – آئین ہند، آرٹیکل 141۔

یونین آف انڈیا اور دیگر بنام ایس وجے کمار اور دیگر [1994] ضمیمہ 3 ایس سی آر 716–719، پر انحصار کیا۔

آئین ہند آرٹیکل:32

تحریری درخواست – دائر کرنا – وکیل آن ریکارڈ کو ایک بیان اور سرٹیفکیٹ دائر کرنے کے لیے کہ فریق کو مشورہ دیا گیا تھا کہ معاملہ عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے تحت آتا ہے اور پھر بھی فریق نے اسے دائر کرنے پر اصرار کیا – تب ہی عدالت اس طرح کی تحریری درخواستوں سے نمٹے گی۔

دیوانی بنیادی دائرہ اختیار حکم 1996: کی تحریری درخواست نمبر 794۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت)

درخواست کنندگانوں کے لیے شنکر گھوش اور املان گھوش

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

آرٹیکل 32 کے تحت یہ عرضی درخواست ان مقدمات کے سلسلے میں سے ایک ہے جو ہمیں آئین ہند کے آرٹیکل 136 کے تحت دیے گئے اس عدالت فیصلے/ احکامات کو حتمی ہونے کے بعد دوبارہ کھولنے کے لیے سامنے آئے ہیں۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ درخواست کنندگان، جنہوں نے بھارت کے شمال مشرقی خطے میں اسپیشل سیکیورٹی بیورو (ایس ایس بی) کے تحت ملازمت میں شمولیت اختیار کی تھی، نے مرکزی حکومت کے حکم کے مطابق خصوصی کام کی تنخواہ کا دعوی کیا۔اس سوال پر اس عدالت نے یونین آف انڈیا بنام ایس وجے کمار سی اے نمبر 3251 آف 93 میں 20 ستمبر 1994 کو فیصلہ کیا تھا۔اس میں اس عدالت نے اس طرح فیصلہ دیا تھا:

" ہم نے حریف کی عرضیوں پر مناسب طریقے سے غور کیا ہے اور دو وجوہات کی بنا پر قابل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، شری تلسی کی طرف سے پیش کردہ دلیل سے اتفاق کرنے کے لیے مائل ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ مذکورہ بالا دو یادداشتوں کا قریب سے جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ 29.10.1986 کے یادداشت میں جو کچھ بیان کیا گیا تھا جس کا حوالہ 20.4.1987 کے یادداشت میں دیا گیا ہے اس سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ زیر بحث وظیفہ کا مقصد شمال مشرقی خطے سے باہر کے افراد کو اس خطے میں کام کرنے کی طرف راغب کرنا تھا کیونکہ اس کی رسائی نا قابل رسائی اور مشکل ہے۔ہم نے ایسا اس لیے کہا ہے کیونکہ 1983 کا یادداشت بھی اس بات سے شروع ہوتا ہے کہ وظیفہ کی ضرورت شمال مشرقی خطے میں خدمات کے لیے اہل افسران کی خدمات کو" راغب کرنے اور برقرار رکھنے" کے لیے محسوس کی گئی تھی۔ برقرار رکھنے کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے کیونکہ یہ پایا گیا ہے کہ ڈیپوٹیشن پر اس علاقے میں جانے والے عہدے دار شامل ہونے کے بعد واپس آتے تھے اور اس طرح چھٹی لیتے تھے اور اس لیے: یادداشت میں کہا گیا ہے کہ چھٹی کی اس مدت کو تعیناتی کی مدت کی گنتی کرتے ہوئے خارج کر دیا جائے گا جو عہدہ دار کی خدمت کی مدت کے لحاظ سے وظیفہ کا دعوی کرنے کے لیے 2/ 3 سال کا ہونا ضروری تھا۔ 1986 کے میمورنڈم میں یہ موقف واضح کیا گیا ہے کہ مرکزی حکومت کے سویلین ملازمین جن کے پاس آل انڈیا منتقلی ذمہ داری ہے انہیں" شمال مشرقی خطے میں کسی بھی اسٹیشن پر تعیناتی" وظیفہ دیا جائے گا۔اس پہلو کو 1987 کے یادداشت کے ذریعے شق سے بالاتر واضح کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وظیفہ صرف آل انڈیا منتقلی ذمہ داری سے متعلق تقرری کے حکم کی شق کی وجہ سے قابل ادائیگی نہیں ہوگا۔صرف اس وجہ سے کہ 1983 کی دفتری یادداشتوں میں اس موضوع کا ذکر کیا گیا تھا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، ڈاکٹر گھوش کے بیان کو تسلیم کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔

ڈاکٹر گھوش کا یہ بیان کہ رہائشیوں کو وظیفہ سے انکار مساوی تنخواہ کے نظریے کی خلاف ورزی کرے گا، ریزرو بینک آف انڈیا بنام ریزرو بینک آف انڈیا اسٹاف آفیسرز ایسوسی ایشن اور دیگر [1991] 4 ایس سی سی 132 کے ذریعے مناسب طریقے سے پورا کیا گیا ہے جس پر لرنڈ ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے توجہ طلب کی ہے، جس میں صرف ریزرو بینک آف انڈیا کے گوہاٹی یونٹ میں باہر سے منتقل ہونے والے افسران کو خصوصی معاوضہ وظیفہ یا دور دراز کے مقامی وظیفہ کی اجازت، جبکہ گوہاٹی یونٹ میں تعینات مقامی افسران کو اس سے انکار کرنا، آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی نہیں قابل گیا۔

مذکورہ بالا کے پیش نظر، اس عدالت نے ریاست کی اپیلوں کو منظور کیا اور فیصلہ دیا کہ مدعا علیہان وظیفہ کے حقدار نہیں ہیں لیکن فیصلے کی تاریخ تک جو بھی رقم ادا کی گئی تھی، ان سے وصول نہ کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ درخواست کنندگان 11 جولائی 1996 کے آفس

یادداشت پر انحصار کر رہے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ" یہ گروپ اے کے علاقے میں ایک اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن پر لاگو نہیں ہے اور بی کے عملے کو مزید سہولیات ملتی رہیں گی" ۔ انہوں نے یہ عرضی درخواست اس دلیل کے ساتھ دائر کی ہے کہ اگرچہ گروپ سی اور ڈی کے ملازمین کو مذکورہ فیصلے کے فائدے سے انکار کیا گیا ہے، لیکن گروپ اے اور بی کو خصوصی کام کی تنخواہ کا فائدہ دیا جا رہا ہے، یہ آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کے مترادف ہے اور اس لیے عرضی درخواست کی اجازت دی جانی چاہیے تا کہ انہیں بھی وہی فائدہ دیا جا سکے۔ مانا جاتا ہے کہ درخواست کنندگان گروپ سی اور ڈی کے ملازمین ہیں اور اس عدالت ذریعے کیے گئے قانون کے مذکورہ بالا اعلامیے کے پابند ہیں۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ فیصلے میں فریق نہیں تھے، وہ آرٹیکل 32 کے تحت عرضی درخواست دائر نہیں کر سکتے۔ یہ دلیل کہ وہ مذکورہ بالا کے تحت گروپ اے اور بی کے افسران کے برابر فائدہ حاصل کرنے کے حقدار ہیں۔ 11 جولائی 1996 کا یادداشت درست نہیں ہے۔ اس حقیقت کے علاوہ کہ گروپ اے اور بی کے ملازمین مذکورہ عدالت فیصلے میں اعلان کردہ قانون کے برخلاف خصوصی کام کی تنخواہ کے حقدار ہیں، وہ بھی اس کے پابند ہیں چاہے وہ اس عدالت فیصلے کی وجہ سے مذکورہ بالا فوائد کے حقدار ہوں یا نہ ہوں، درخواست کنندگان ان وظیفہ کے فوائد کے حقدار نہیں ہیں جیسا کہ انہوں نے دعوی کیا ہے۔ اس عدالت کا فیصلہ اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ اس نے گروپ سی اور ڈی اور گروپ اے اور بی افسران کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔ سبھی آرٹیکل 141 کے تحت قانون کے زیر انتظام ہیں۔ درخواست کنندگان خصوصی کام کی تنخواہ کی ادائیگی کے حقدار نہیں ہیں اس بات سے قطع نظر کہ وہ وجے کمار کے معاملے (اوپر) میں دیے گئے فیصلے کے فریق تھے یا نہیں، انہیں آرٹیکل 32 کے تحت عرضی درخواست دائر کر کے فیصلے کی درستگی کو ظاہر کرنے کے لیے نئی بنیاد اٹھانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی، حالانکہ پہلے کے معاملے میں انہیں اٹھایا یا دلیل نہیں دی گئی تھی۔

دیر سے، ہمیں کئی فریقوں کی طرف سے دائر کی گئی اس قسم کی رٹ درخواستوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہم یہ نظریہ اختیار کرنے پر مجبور ہیں کہ وہ فاضل وکیل جو انہیں آرٹیکل 32 کے تحت اس عدالت میں جانے کا مشورہ دے رہے ہیں، انہیں عدالت کو تصدیق کرنی چاہیے کہ اگرچہ انہوں نے درخواست کنندگان کو مشورہ دیا کہ اس عدالت کا فیصلہ انہیں پابند کرتا ہے اور اس کی درستگی کو ظاہر نہیں کر سکتا اور پھر بھی، اس طرح کے مشورے کے باوجود، فریق نے عرضی درخواست دائر کرنے پر اصرار کیا۔ اس کے بعد یہ اس عدالت پر ہوگا کہ وہ اس معاملے پر مناسب طریقے سے غور کرے اور اس سے نمٹے۔ اس کے بعد، یہ ضروری ہوگا کہ وکیل آن ریکارڈ آرٹیکل 32 کے تحت دائر عرضی د درخواست کی پیپر بک کے حصے کے طور پر ایک بیان اور سرٹیفکیٹ دائر کرے کہ متعلقہ فریق کو مشورہ دیا گیا تھا کہ یہ معاملہ اس عدالت فیصلے میں شامل ہے اور پھر بھی رٹ درخواست گزار نے اسے دائر کرنے پر اصرار کیا۔ اگر اس طرح کی تصدیق درخواست کے ریکارڈ کا حصہ بنتی ہے، تو صرف عدالت ہی عرضی درخواست سے نمٹے گی۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ کلاس سی اور ڈی کے ملازمین اس عدالت پہلے سے اعلان کردہ قانون کے مطابق خصوصی کام کی تنخواہ کے حقدار نہیں ہیں، درخواست کنندگان اس فائدے کے حقدار نہیں ہیں۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ حکومت 12 جنوری 1996 کے میمورنڈم کے مطابق ادا کی گئی رقم کی وصولی کر رہی ہے جو اس عدالت کی طرف سے مذکورہ فیصلے میں جاری کردہ ہدایت کے منافی ہے۔ درخواست کنندگان اپنے دلائل میں درست نہیں ہیں۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ حکومت نے اس عدالت کے فیصلے کی تاریخ کے بعد پہلے سے کی گئی ادائیگیوں کو محدود کر دیا ہے؛ اس تاریخ سے پہلے کی گئی ادائیگیاں وصول نہیں کی جا رہی ہیں۔

ان حالات میں، ہمیں نہیں لگتا کہ اس عدالت فیصلے کی تاریخ کے بعد مدعا علیہان کو درخواست گزار سے رقم وصول نہ کرنے کی ہدایت دینے کا کوئی جواز ہوگا۔

اس کے مطابق عرضی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

جی۔این۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document